بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ دو سال سے بے ہوش ہے۔ باپ کے ذریعے اسے خوراک دی جاتی ہے۔ اور اس کے کچھ اعضاء ختم ہو چکے ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اس شخص کی بیوی عدالت سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر سکتی ہے یا نہیں؟ نیز قومہ کی طرح دیگر جنون میں کچھ غیر متعدی امراض کی وجہ سے تنسیخ نکاح کا کیا حکم ہے؟

ذکی اللہ

مکان نمبر 839 انور سٹریٹ گلبرگ نمبر 1 پشاور صدر خیبر پختونخواہ

0310 9964449

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ فقہاء کی تصریحات کے مطابق امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک تو عورت کو چند عیوب کے علاوہ دیگر عیوب میں شوہر سے فسخ نکاح کا حق نہیں ہے جیسا کہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں" وأما خلو الزوج عما سوى هذه العيوب الخمسة من الجب، والعنة والتأخذ والخصاء والخنوثة، فهل هو شرط لزوم النكاح؟ قال أبو حنيفة، وأبو يوسف ليس بشرط، ولا يفسخ النكاح به. اور امام محمد رحمہ اللہ کے ہاں اس مسئلہ میں توسع ہے ان کے نزدیک عورت کیلئے فسخ نکاح کا حق شوہر میں ان پانچ عیوب کے علاوہ بھی خاص قسم کے عیوب یعنی جنون جذام اور برص کے ساتھ مقید نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ شوہر کے ہر ایسے عیب فاحش اور بیماری کی وجہ سے زوجہ کیلئے فسخ نکاح کا حق ہو گا جس کی وجہ سے زوجہ کو ناقابل برداشت ایذاء کو پہنچتی ہو اور اس کے باعث عورت شوہر کے پاس رہنے کی طاقت نہ رکھے یا اس کے ہوتے ہوئے عورت کیلئے مرد کے ساتھ بغیر ضرر کے رہنا ممکن نہ ہو، اس لئے عام حالات میں دیگر عیوب پائے جانے کی صورت میں راجح قول کے مطابق عورت کو فسخ نکاح کا حق نہیں ہو گا، البتہ سخت مجبوری کی حالت میں چونکہ فقہاء کرام نے دوسرے قول پر فتویٰ دینے کی گنجائش دی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ اگر قاضی عیب کی بناء پر نکاح فسخ کر دے تو اس کا فیصلہ نافذ ہو گا اس لئے اگر سخت مجبوری کی کوئی ایسی حالت پیش آجائے جس میں عورت کو شوہر کے کسی عیب کی وجہ سے ضرر کثیر لاحق ہو اور اس کا مرد کے ساتھ رہنا سخت دشوار ہو تو ایسی صورت میں امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دینے کی گنجائش ہے اور اس کی تائید حضرات اکابر رحمہم اللہ کے فتاویٰ کفایت المفتی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور فتاویٰ محمودیہ سے بھی ہوتی ہے۔

البتہ شوہر میں جن عیوب کے پائے جانے کی وجہ سے عورت کیلئے فسخ نکاح کی اجازت منقول ہے، وہ دو طرح کے ہیں، ایک تو وہ ہیں کہ جن کا صحیح ہونا ممکن نہیں ہے جیسا کہ مجبوب اور مجنون مطبق اور دوسرے وہ ہیں جن کا بذریعہ علاج صحیح ہونا ممکن ہے جیسے عنین اور مجنون غیر مطبق وغیرہ لہٰذا وہ عیوب جن کا علاج ممکن ہو ان میں خاوند کو سال بھر کی مہلت دی جائے گی اور جن کا علاج ممکن نہ ہو تو اس میں بلا مہلت فسخ نکاح کیا جا سکتا ہے۔

اس وضاحت کے بعد سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعۃً بیوی شوہر کے پاس رہنے کی طاقت نہیں رکھتی یا اس مرض کے ہوتے ہوئے بیوی کیلئے مرد کے ساتھ بغیر ضرر کے رہنا ممکن نہیں ہے، اور گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اور ڈاکٹر طبی معائنے کے بعد یہ تصدیق کر دیں کہ مذکورہ شخص کے کو صحت سے تندرست ہونے کی امید

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

نہیں ہے تو چونکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مرد میں ایسا عیب پایا جارہا ہے جو عورت کیلئے باعث ضرر ہے، اور اس کی وجہ سے عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہوتا ہے نیز فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق اگر قاضی عیب کی بناء پر نکاح فسخ کردے تو اس کا فیصلہ بھی نافذ ہوگا۔ لہٰذا درج بالا صورت میں مجبوری کی حالت میں امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر عدالت کے ذریعہ تنسیخ نکاح کی گنجائش ہے، البتہ عورت صبر کرسکتی ہو تو اس کے لئے باعث اجر وثواب ہے۔ (ماخذہ تبویب ۱۵۷۵/۳۳)۔

حاشية الطحطاوي على الدر المختار 213/2

("قوله وخالف محمد في الثلاثة الأول) في بعض النسخ حذفها، قوله في الثلاثة الأول هي الجنون والجذام والبرص وألحق بها القهستاني كل عيب لا يمكن المقام معه إلا بضرر"

الدر المنتقى شرح الملتقى في باب العنين

ولا خيار لها أي للزوجة إن وجدت به عيبا ولو فاحشا (جنونا أو جذاما أو برصا) أو عرجا أو حدبا أو زمانة أو سوء خلق أو غير ذلك سوى العنة والجب والخصي لما مر (خلافا لمحمد) إذا كانت بحال لا تطيق المقام معه ذكره في [illegible] لكن عبارة القهستاني أنها تخير عند محمد رحمه الله بالثلاثة الأول وبكل عيب لا يمكنها المقام معه إلا بضرر"

كتاب الآثار ص 100 ط مكتبة امدادية

باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة إن كان الرجل به العيب فإن كان عيبا يحتمل فالقول عندنا ما قاله أبوحنيفة رحمه الله تعالى وإن كان عيبا لا يحتمل فهو بمنزلة المجبوب والعنين، تخير امرأته فإن شاءت أقامت معه وإن شاءت فارقته فما أشبه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا أشد من العنين والمجبوب وقد جاء في العنين أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: أنها تؤجل سنة ثم تخير... وكذلك العيوب التي لاتحتمل هي أشد من المجبوب والعنين

موطا مالك رواية محمد بن الحسن الشيباني (ص: 180)

بابُ: الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ ولا يَصِلُ إِلَيْهَا لِعِلَّةٍ بِالْمَرْأَةِ أَوْ بِالرَّجُلِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ، أَوْ ضَرَرٌ فَإِنَّهَا تُخَيَّرُ إِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ، قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا كَانَ أَمْرًا لا يُحْتَمَلُ خُيِّرَتْ، فَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ، وَإِلا لا خِيَارَ لَهَا إِلا فِي الْعِنِّينِ وَالْمَجْبُوبِ.

(جاری ہے۔۔۔)

دارالافتاء

العناية شرح الهداية (4/ 305)

(وإذا كان بالزوج جنون أو برص أو جذام فلا خيار لها عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، وقال محمد - رحمه الله - لها الخيار) دفعا للضرر عنها كما في الجب والعنة، بخلاف جانبه لأنه متمكن من دفع الضرر بالطلاق.

الاختيار لتعليل المختار (3/ 115)

وأما عيوب الرجل وهي الجنون والجذام والبرص فكذلك. وقال محمد: لها الخيار، لأنه لا ينتظم بينهما المصالح، فيثبت لها الخيار دفعا للضرر عنها، بخلاف الزوج؛ لأنه يقدر على دفعه بالطلاق، وصار كالجب والعنة.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (4/ 137)

(قوله لم يخير أحدهما بعيب) أي: لا خيار لأحد الزوجين بعيب في الآخر ... أطلق العيب فشمل الجذام والبرص والجنون والرتق والقرن وخالف الشافعي ومالك وأحمد في هذه الخمسة وخالف محمد في الثلاثة الأول إذا كانت بالزوج فتخير المرأة... وقد كتبنا في القواعد الفقهية في مذهب الحنفية أن القاضي لو قضى برد أحد الزوجين بعيب نفذ قضاؤه.

الفتاوى الهندية (3/ 363)

ولو قضى برد نكاح المرأة بعيب عمى أو جنون أو نحو ذلك ينفذ قضاؤه؛ لأن عمر - رضي الله تعالى عنه - كان يقول: ترد المرأة الزوج بعيوب خمسة ولو قضى برد المرأة الزوج بواحد من هذه العيوب نفذ لأن هذا مختلف فيه بين أصحابنا رحمهم الله تعالى محمد رحمه الله تعالى يقول بالرد..... والله أعلم.

محمد فاروق علی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۰/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
18/مارچ/2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۱۱/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
19/مارچ/2019ء

مفتی

الجواب صحیح
۱۳/۷/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
۱۳/رجب/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
۱۵/رجب/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء